سلسلہ

خطبات کمالیہ نمبر ۳

فضائل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مولانا شاہ محمد کمال الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم

مرتب

حافظ مولوی ودود الرحمٰن مقصود

www.silsilaekamaliya.com

فضائل بسم اللہ الرحمن الرحیم

السلام علیکم

الحمدللہ الحمدللہ الذی قال فی کلامہ لقدخلقنا الانسان فی أحسن تقویم ونشھد أن لاألہ ألااللہ وحدہ لاشریک لہ ونشھد أنّ سید نا ومولانا محمدا عبدہ ورسو لہ ذوالقب الرحیم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وأصحا بہ صلاۃوسلاما دائمین متلازمین ألیٰ یوم الدین أما بعد أعوذباللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم أنہ من سلیمان وأنہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ؑصدق اللہ العظیم .

محترم بزرگو، عزیز ساتھیو ایک معروف اور منتخب آیات کا حصہ پڑھا گیا سورۂ نمل کی ایک آیت پڑھی گئی حضرت سلیمانؑ کے واقعہ سے متعلق موقعہ پر قرآنِ مجید میں اس آیت کا تذکرہ کیا گیا ہے کوئی خصوصی موضوع زیرِ ذہن نہ تھا ایک ساتھی نے سوال کیا کہ آپ اکثر بہت سے ذکر کرنے والے پوچھ تاچھ کرنے والے یا متعلقین یا اس طرح کی کوئی جستجو رکھنے والے لوگوں کو جب اذکار دیتے ہیں تو خاص طور سے "بسم اللہ الرحمن الرحیم" کا ورد اور اسکا ذکر کثرت سے بتلاتے ہیں آج ہم آپ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم کے بارے میں تھوڑی سی بات کریں گے بسم اللہ الرحمن الرحیم کا جملہ اور آیتِ مبارکہ سورۂ نمل کی سب کو یاد ہے اور تقریباً سبھی کو اس کا ترجمہ یاد رہتا ہے لیکن اس کلام کی جو عظمت ہے اور اس جملہ کی جو وقعت ہے اور اس کی جو اہمیت ہے اس کا اندازہ لگانے کیلئے چند باتیں گوش وگزار کرنے کی ہیں اسی کو توجہ کے ساتھ سننا ہے آپ جانتے ہیں کہ مشرکینِ عرب جب کوئی کام کرتے تھے تو بتوں کے نام لیکر کسی کام کو شروع کرتے تھے مثلاًلات اور عزیٰ جن بتوں کا تذکرہ قرآنِ مجید کے آخری پاروں میں موجود ہے اس لات ومنات اور عزیٰ ان بتوں کی قسمیں کھا کر یاان کا نام لیکر لوگ کسی کام کو شروع کرتے تھے اور وہ چونکہ بتوں کا نام تھا حضور ﷺ پر آیت اتاری گئی اور بتایا گیا کہ مسلمان اور صاحبِ ایمان اور قرآن کا علم رکھنے والا ایمان

اور اسلام سے آشنا انسان جسکے دل و دماغ میں کلمۂ طیبہ بسا ہوا ہے ایسا ہر مسلمان جب کام شروع کرے گا اس کے شروع کرنے کا ڈھنگ یہ ہونا چاہیئے یوں پڑھے بسم اللہ الرحمن الرحیم ، یہ کہا گیا کہ مشرکینِ عرب بسم اللّٰات والعزّٰ کہکر کسی کام کو شروع کرتے تھے اے اہلِ ایمان جب تم کسی کام کو شروع کرنا چاہو تو پھر تم اس کام کو بسم اللہ الرحمن الرحیم کے ذریعہ سے شروع کرو تم بتوں کا نام نہیں لوگے بلکہ ساری کائنات کے پیدا کرنے والے پالنہار رحمن ورحیم جو ذات ہے اس ذات کو پکاریں گے اور اس ذات کے نام سے اس کام کو شروع کریں گے اس لئے کہ ایک مسلمان کا یہ وطیرہ ہوتا ہے جب وہ کوئی کام کرتا ہے تو بسم اللہ الرحمن الرحیم سے شروع کرتا ہے اس واسطے کہ اگر کوئی بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتا ہے تو اس سے کام میں بڑی برکت ہوتی ہے بظاہر یہ جملہ بے وزن معلوم ہوتا ہے بہت ہلکی پھلکی بات ہے بچوں کو رٹانے کی ہے لیکن ساتھ ہی ساتھ اس کی جو عظمتیں ہیں وہ اتنی بھاری ہیں اور اتنی وزنی ہیں کہ آدمی یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے واقعی اللہ تعالیٰ نے کتنا مقدس اور مبارک کلمہ عطا فرمایا ہے روایتوں میں آیا ہے حضرت محبوب سبحانی عبد القادر جیلانیؒ فرماتے ہیں کہ اللہ رب العزت نے اس آیت کو حضرت آدمؑ پر اتارا تھا اس کے بعد اٹھالیا پھر حضرت نوحؑ کے دور میں یہ جملہ اتارا تھا پھر اٹھالیا حضرت موسیٰؑ حضرت ابراہیمؑ اور خاص طور پر حضرت عیسیٰؑ پر اس کو اتارا گیا پھر اس کو اٹھایا گیا پھر حضرت نبیِ کریم ﷺ کے دور میں اس آیت کو دیا گیا اور اتنی باعظمت وباجلالت شان کی یہ آیت دی گئی ہے جس کسی مسلمان کے ذہن میں صحیح معنوں میں بسم اللہ الرحمن الرحیم کا مفہوم اس کے تقاضے اس سے متعلقہ امور اور رموز سامنے آتے ہیں تو آدمی یہ کہنے پر مجبور ہوتا ہے کہ واقعۃَ اللہ تعلیٰ نے کتنا مبارک کلمہ عطا فرمایا ہے وہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

بسم اللہ نہ پڑھیں تو شیطان بھی کھانے میں شامل ہو جاتا ہے

ایک مرتبہ حضرت نبیِ کریم ﷺ تشریف فرما تھے ایک لڑکی دوڑتی ہوئی آئی دستر خوان بچھا ہوا تھا راوی یہ کہتا ہے ایسا محسوس ہو رہا تھا وہ لڑکی بھاگ نہیں رہی خود سے بلکہ اسکو بھگایا جارہا تھا جب وہ دوڑتی ہوئی آکر کھانے پر جھپٹ

پڑی اور کچھ لیکر کھانا چاہتی تھی تو حضور ﷺ نے اس کا ہاتھ مظبوطی سے اپنی گرفت میں لے لیا اور اس کے بعد دیکھتے ہی دیکھتے ایک دیہاتی شخص آیا وہ بھی اسی طرح بھاگ کر ٹوٹ پڑا جیسے کوئی بہت بھوکا آدمی جو بڑی تنگی والے حالات کا شکار رہا ہو اس نے بھی اس کھانے کے برتن سے کچھ لیکر کھانا چاہا تو حضور اکرم ﷺ نے اسکا بھی ہاتھ پکڑ لیا اور پھر ارشاد فرمایا قسم اس خدائے پاک کی جس کے قبضہ میں محمد ﷺ کی جان ہے اس بچی اور دیہاتی کے ہاتھ کے ساتھ ساتھ شیطان کا ہاتھ بھی میرے ہاتھ میں ہے پھر فرمایا جب کسی کھانے اور پینے کی جائز چیز پر بسم اللہ الرحمن الرحیم نہیں پڑھا جاتا تو شیطان کو اس بات کی اجازت ہوتی ہے کہ کھانے میں اور اس پانی کے پینے میں شریک ہو جائے اسی لئے میں نے ان کا ہاتھ پکڑ کر شیطان کو ذلیل کر کے واپس کر دیا ہے اب بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکر آپ نے کھانا اور پینا شروع فرمایا اور کہا کہ اب شیطان کا حصہ ملنے والا نہیں ہے۔

حضور اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں جب کوئی شخص بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکر گھر میں داخل ہوتا ہے تو شیطان آواز لگاتا ہے اپنے ماتحتوں میں اور یہ کہتا ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکر ایک شخص اس گھر میں داخل ہوا ہے اب ہمارے لئے یہ گھر دار الاقامہ نہیں بن سکتا اب اس گھر میں ہمارے لئے نہ کھانے کی گنجائش ہے نہ پینے کی گنجائش نہ رہنے کی گنجائش ہے اب اس گھر سے باہر ہو جاؤ یہاں ہمیں داخلہ کی اجازت نہیں، لوگ پوچھتے ہیں کہ صاحب شیطان کو بھگانے کی ترکیب کیا ہے جنات کو ہٹانے کی ترتیب کیا ہے؟ شرارتوں کو ختم کرنے کا سلیقہ کیا ہے؟ بہت سے طریقے ہیں لیکن سب سے آسان طریقہ یہ ہے کہ گھر میں داخل ہو تو کم از کم اللہ کا نام لیکر داخل ہوں جب کھانا کھاؤ تو بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکر کھاؤ جب بچوں کو کھلاؤ تو کم از کم بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر کھلاؤ بجائے اس کے آدمی مختلف باتوں میں لگ جاتا ہے اور مختلف عیش و عشرت کے نقشوں میں پڑ جاتا ہے اللہ اور رحمن ورحیم کا وہ نام بھول جاتا ہے۔

حضرت نوحؑ کی کشتی اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بسم اللہ پڑنے میں بڑی برکات ہوتی ہیں اسی لئے اسکی برکتیں تو اپنی جگہ پر مسلّم ہیں ہی بہت سے اشارات بھی اولیاء اللہ کی کتابوں میں ملتے ہیں فرمایا کہ دیکھو دنیا کو یہ معلوم نہیں ہیکہ بسم اللہ کیا چیز ہے آپ کو معلوم ہے دنیا میں ایک عالمی طوفان آیا تھا حضرت نوحؑ کے زمانے میں جس میں حضرت نوحؑ اور آپ کے ہمنوا آپ کے پیروکار جتنے تھے سب کو اللہ پاک نے اس کشتی میں نکلنے اور آپ کو حفاظت کے ساتھ لے چلنے کا فیصلہ فرمایا تھا اس موقعہ پر پورا عالم طوفان کی زد میں تھا لیکن حضرت نوحؑ کو اور آپ کی کشتی کو اور آپ کے متعلقین کو جو بچایا گیا اس کے پیچھے جو دعا کار فرما تھی وہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ہے قرآنِ مجید میں اس موقعہ کا تذکرہ آیا ہے چند لفظوں کے تغیر ساتھ فرمایا بسم اللہِ مجریها ومر سا ها انّ ربی لغفو ر الر حیم جب دریا میں جاتے ہیں تالاب میں جاتے ہیں ندی پار کرتے ہیں اس وقت جو پڑنے کی دعا ہے وہ یہی ہے بسم اللہ مجریھا ومرساھا اس کا رُکنا اس کا چلنا انّ ربی لغفور الرحیم سب اللہ کے نام سے ہے وہ بڑا رحم کرنے والا ہے تو سمندری طوفانوں سے نکلنے کا ذریعہ بسم اللہ الرحمن الرحیم عالم کی مشکلات میں سے نکلنے کا ذریعہ بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہ نے اتنا طاقتور بنایا ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم کو۔

شیطان کا رونا

حضور اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ شیطان تین وقتوں میں بہت زیادہ رویا ہے ایک اس وقت جب کہ آسمانی دنیا میں ملائکہ کے ساتھ حضرت آدمؑ کو سجدہ کرنے کا جب اس نے انکار کیا تھا تو حق تعالیٰ کی طرف لعنت اتری تھی اور اللہ نے قرآنِ مجید میں اس کا ذکر فرمایا ہے " قال فاخرج منها فإنك رجيم وإن عليك اللعنة إلى يوم الدين " نکل تو مردود اور پھٹکارا ہوا ہے تو دور کر دیا گیا خدا کی رحمت سے اور نعمتوں سے اور خدا کے افضال سے خدا کی عنایات سے تو دور کر دیا گیا ہے اب قیامت تک کے لئے اس کے بعد ابد الآباد تک کے لئے تیرے اوپر لعنتیں ہی لعنتیں ہیں وہ وقت تھا جب شیطا ن نے سب سے زیا دہ واویلا مچا یا تھا اور رویا تھا

پھر فرماتے ہیں کہ شیطان اس وقت بھی سب سے زیادہ رویا جب اللہ رب العزت نے مجھے پیدا فرمایا مجھے مبعوث فرمایا جب مکہ مکرمہ کی سر زمین پر حضور اکرم ﷺ پیدا ہوئے آمنہ کی گود میں پیدا ہوئے عبد اللہ کی پشت سے پیدا ہوئے حسنین کے نانا بنکر پیدا ہوئے جب حق تعلی نے مجھے مبعوث کیا شیطان اتنا رویا اتنا رویا کہ اس کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا اور تیسرے اس وقت سب سے زیادہ رویا واویلا مچایا ہے جس وقت حضور اکرم ﷺ پر سورۂ فاتحہ اتری جس کے ساتھ بسم اللہ الرحمن الرحیم تھا یہ ہے وہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے الحمد للہ رب العلمین کے ساتھ بسم اللہ الرحمن الرحیم کا ہونا یہ سورۂ فاتحہ کا جزء ہے یا نہیں ہے یہ علماء کے ذیلی اختلافات ہیں وہ اپنی جگہ پر لیکن سورۂ نمل کی آیت تو موجود ہے اور دو سورتوں کے درمیان میں فاصل ہے اور دوسرے معنوں میں بسم اللہ الرحمن الرحیم دروازہ ہے جس سے کہ داخل ہو کر کسی محل میں جاتے ہیں اسی طریقہ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر نئے سرے سے سورہ آغاز کیا جاتا ہے سورت پڑھی جاتی ہے تو شیطان بڑا رویا ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم کے نزول کے وقت، ایسی عجیب ہے یہ بسم اللہ الرحمن الرحیم والی آیت اسی لئے حضور اکرم ﷺ کے بیشمار ارشادات میں اس کی عظمتیں واضح ہوتی ہیں بعض روایتیں ابو وائل کی ہیں اور بعض روایتیں عبد اللہ ابن مسعودؓ کی ہیں اور روایتیں حضرت عطاء کی ہیں اس طریقہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعلی نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کے ذریعہ سے ہم کو کیا چیز عطا فرمائی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنے سے قبر کی تنگی دور ہو جاتی ہے

ایک صحابی یوں کہتے ہیں کہ جس وقت بسم اللہ الرحمن الرحیم اتری اسوقت ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے بالکل بادل چھٹ گئے ہوائیں ساکن ہو گئیں دریاؤں میں شور پیدا ہو گیا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ہر چیز محلّ نزول بنکر آئی ہے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ بس کائنات میں ایک انقلابی جملہ اتارا گیا ایک ساکن چیز کا متحرک ہو جانا اور ایک متحرک چیز کا ساکن ہو جانا یہ کوئی معمولی بات تو ہے نہیں دریا جو اپنی جگہ پر رہتے ہیں ان میں شور پیدا ہوا اور ہوائیں سکون کی حالت پر آگئیں بادل

مشرق کی طرف کو ہٹنے لگے اتنی عجیب شان کی یہ آیت اللہ رب العزت نے انسانوں کو عطا فرمائی وہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ہے جس کے پڑھنے کی کوئی خاص تعداد مشروط نہیں جس کے ورد کرنے کے لئے کوئی خاص شرائط نہیں اور من حیث الدعا اس کو کبھی بھی پڑھا جا سکتا ہے پاکی کی حالت پر بھی پڑھا جا سکتا ہے اور ناپاکی کی حالت پر بھی پڑھا جا سکتا ہے جب آیت کی حیثیت سے پڑھیں تب تو پاکی کی حالت مشروط ہو گی باقی اس کے علاوہ جس وقت آپ من حیث الدعا بسم اللہ الرحمن الرحیم اس وقت کسی طرح کی کوئی شرط نہیں نہ وقت قید ہے نہ جگہ کی قید ہے نہ تعداد کی قید ہے لیکن بعض روایتوں کے اعتبار سے حضرت محبوبِ سبحانی شیخ عبد القادر جیلانیؒ ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص روزانہ پابندی کے ساتھ بسم اللہ الرحمن الرحیم آٹھ سو مرتبہ پڑھا کرے تو حق تعالٰی جو نعمتیں عطا فرمائیں گے ان میں چند یہ ہیں ان میں ایک یہ ہے اس شخص کی مغفرت کے اسباب آسان کر دیں گے دوسری بات یہ ہے کہ منکر نکیر سے کہا جائے گا کہ اسکا حساب کتاب تسہیل سے لو سہولت سے لو سختی سے نہ لو تیسرے یہ کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنے سے قبر کی تنگی دور ہو جاتی ہے۔

بسم اللہ کے اندر جلال در جلال ہے

ان برکات کا جو اصل میں پسِ منظر ہے آخر اسکی توجیہات میں سے وہ کیا بنیادی بات ہے کہ جس کی وجہ سے اتنی برکات وابستہ ہیں بزرگانِ دین اھل اللہ کا اور اھلِ قلم محققین کا کہنا یہ ہے بات یہ ہیکہ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنے کا صاف سیدھا مطلب یہ ہیکہ ایک مسلمان اللہ کی ذات وصفات کو تسلیم کر رہا ہے اور بسم اللہ کے اندر اللہ کا اسمِ ذاتی ہے الرحمن اور الرحیم کے اندر اللہ تعلٰی کے اسمائے صفاتی ہیں مفہوم یہ ہوا کہ جو شخص اللہ کی ذات وصفات کو تسلیم کرنے والا ہے وہ ایمان والا ہے اور جو ایمان اور توحید والا ہے بتلائے اس کے لئے کیا چیز کی کمی ہے ہو سکتا ہے اللہ اسی کو ذریعہ بنا دیں جب کوئی اس بات کا اقرار کر رہا ہے میرے اسمِ ذاتی کو بھی تسلیم کرتا ہے میرے اسماءِ صفاتی کو بھی تسلیم کرتا ہے بلکہ اللہ نے اس کو ایسا جامع بنایا ہے بقول پیرانِ پیرؒ کے فرمایا کہ بسم اللہ کے اندر جلال در جلال ہے الرحمن الرحیم

میں جمال در جمال ہے اور یہ دونوں ملکر باکمال ہو جاتے ہیں وہ چیز ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم، بسم اللہ کے اندر جلال در جلال اور الرحمن الرحیم کے اندر جمال در جمال، جلال اور جمال جب ملتے ہیں تو ایسا شخص اور ایسی ذات بھی صاحبِ کمال کہلاتی ہے اللہ جلّ جلالہ کی ذات میں دو قسم کی صفات ہیں خاص طور پر جلالی دوسرے جمالی اسی واسطے اللہ پاک کی ذات مبارک کو ذاتِ باکمال کہا جاتا ہے اور ان کے جتنے کمالات ہیں وہ سب صفاتِ کمال کہلاتے ہیں تو اللہ تعلی نے بڑا اکرم کیا کہ صفاتِ جلالی و جمالی کا اتنا جامع جملہ اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا گویا اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات کا یقین رکھنے والا اور ایمان و توحید سے سرشار یہ شخص درحقیقت ایمان اور توحید کا اقراری ہے اسی لئے اللہ اسکے ساتھ کسی قسم کی نرمی کا، بخشش کا، اور وسعتوں کا، انوارِ قبر کا، اور برکاتِ حشر کا، جنت میں داخلہ کا، یا اس کی مغفرت کا، اگر اللہ پاک فیصلہ کرنا چاہیں تو یقیناً بجا ہے اور یقیناً اللہ پاک ہر طرح کی قدرت رکھنے والے ہیں اور ہم جیسے کچے ناقص اور معمولی قسم کے مسلمان اگر بسم اللہ الرحمن الرحیم کو پڑھتے رہیں تو کچھ عجب نہیں ہیکہ اللہ تعالیٰ نواز دیں سرفراز فرمادیں یہ آدمیوں کے ذہن میں رہتا ہے کہ کونسا جملہ پڑھیں کونسا نام پکاریں أیّمّا تدعو فلہ الاسما ء الحسنیٰ فا الد عو ہ بھا اللہ کو آپ کسی بھی نام سے پکار سکتے ہیں یا اللہ کہکر پکار سکتے ہیں یا رحمن کہکے پکار سکتے ہیں یا رحیم کہکر پکار سکتے ہیں یا قہّار کہکے پکار سکتے ہیں یا جبّار کہکر پکار سکتے ہیں اللہ تعالیٰ کے جتنے اسماء ہیں ان سب کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ پکار سکتے ہیں کوئی ضروری نہیں ہیکہ یا جبار اسمِ جلالی ہو بہت ممکن ہے کہ جبار اسمِ جمالی ہو اس واسطے جبر کے معنیٰ آتے ہیں ٹوٹی ہوئی ہڈی کو جوڑ دینے کے جس کے حالات بہت زیادہ بگڑ جاتے ہیں اور جب اللہ تعالیٰ اس کے حالات بنانے پر آتے ہیں کچھ عجب نہیں ہیکہ یا جبّار کی تجلّی ظاہر ہو آپ کا یا جبّار پڑھنا آپ کے حالات کی درستگی کا سبب بن جائے اسی لئے آپ اللہ تعالیٰ کے اسماء کو بالکل پڑھ سکتے ہیں میں ان بحثوں میں نہیں جانا چاہتا کہ فلاں لفظ پکار سکتے ہیں یا نہیں اختلافی بحثوں میں پڑنے سے اس وقت کچھ حاصل نہیں ہے جہاں شکوک اور شبہات جنم لیتے ہیں اس چیز کو تھوڑا سا بازو رکھئے اور اللہ تعالیٰ کے اسماءِ جلال و جمال کو بر موقع اور بر محل پکارا کیجئے خود اللہ کا ارشادِ مبارک موجود ہے ایّمّا تدعو

فلہ الاسما ء الحسنیٰ و للہ الا سما ء الحسنی فا دعو ہ بھا اللہ تعالیٰ بہت سے اچھے نام ہیں بس ان ناموں سے اللہ کو پکاروان میں بڑی برکات ہیں۔

جہنم کے ۱۹ داروغہ ہیں

اور حضور اکرم ﷺ کے ارشادات میں بھی یہ بات ملتی ہے اور اہلِ تحقیق نے لکھاہیکہ غالباََ ابنِ مسعودؓ کی روایت میں یہ بات ملتی ہیکہ اگر کوئی شخص جہنم سے بچنا چاہے اور جہنم کے ۱۹ داروغہ سے بچنا چاہے جہنم کے ۱۹ داروغہ ہیں خاص طور پر جن کے تحت کچھ انتظامات ہوتے ہیں روایت میں آتا ہے اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہے کہ جہنم کے ۱۹ داروغوں سے بچے تو آسان اور سیدھا راستہ ایمان اور توحید کے ساتھ یہ ہے کہ وہ بسم اللہ الر حمن الر حیم پڑھا کرے اس لئے کہ بسم اللہ الر حمن الر حیم کے اندر انیس حروف ہیں اور ایک ایک حرف جہنم کے ایک ایک داروغہ کو ہٹانے اور جہنم سے بچانے کا ذریعہ بنتا ہے اللہ تعالیٰ نے اتنا طاقتور بنایا ہے بسم اللہ الر حمن الر حیم کو جہنم سے بچنے کا ذریعہ جہنم کے داروغہ سے بچنے کا ذر یعہ جہنم کے عذا ب سے بچنے کا ذریعہ وہ بسم اللہ الر حمن الر حیم ہے اور جو آدمی بسم اللہ الر حمن الر حیم پڑھتا ہے صاف سیدھا مطلب یہ ہے اصلاحی کے کام کر تا ہے وہ آدمی کوئی غلط کام نہیں کر تا کیوں کہ کوئی آدمی شراب کا شیشہ لیکریوں تو نہیں کہہ سکتا بسم اللہ الر حمن الر حیم اس لئے اس کو معلوم ہے کہ یہ تو حرام ہے اور حرام چیز کو حلال کہکر بسم اللہ کہنے والا کا فر ہو جاتا ہے حرام کو اگر حلال سمجھتا ہے تو کا فر ہو جاتا ہے اور حرام چیز پر بسم اللہ پڑھنے کی بالکل اجازت نہیں جب آدمی ہر کام پر بسم اللہ پڑھے گا تو اس کے دو مطلب ہوں گے ایک مطلب تو یہ ہیکہ یہ چیز جائز اختیار کر رہا ہے اور عمل جائز اختیار کر رہا ہے اور دوسرے یہ ہیکہ اس میں اللہ کا نام لے رہا ہے تا کہ اس میں بر کت آئے حرام کام سے بچے گا اور حلال کاموں کو اختیار کرے گا اور حلال کام کو اختیار کر ے گا تو اس کو اختیار ہے ایک کام کرے یا ایک کڑوڑ کام کرے اور جب بسم اللہ پڑھیں گے تو بر کت ضروری ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اور وعدہ خلافی اللہ کرتے نہیں دنیا میں بھی انسان وعدہ خلافی کو پسند نہیں کر تا۔

ہر وہ کام جو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع نہ ہو وہ بے برکت رہتا ہے

اللہ کے نبیؐ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے كلّ أمر ذی با لِ لم یبدء ببسم الله فهو أبتر فهو أقطع او قال ﷺ جس کسی مہتم بالشان کام کو بسم اللہ الرحمن الرحیم سے شروع نہیں کیا جاتا وہ دُم بریدہ ہوتا ہے دم کٹا ہوتا ہے بے برکت ہوتا ہے بے فیض ہوتا ہے آدمی پوچھتا ہے کہ صاحب غلّہ میں برکت کیلئے کیا پڑھیں پیسوں میں برکت کیلئے کیا پڑھیں کاروبار میں برکت کیلئے کیا پڑھیں کام کاج میں برکات کے لئے کیا پڑھیں تو یہ پڑھو بسم اللہ الرحمن الرحیم، آپ کو نہ کوئی عالم روکنے والا ہے نہ کوئی مفتی روکنے والا ہے نہ کوئی محقق روکنے والا ہے نہ کوئی صوفی روکنے والا ہے نہ کوئی شمالی روکنے والا ہے نہ جنوبی روکنے والا ہے اللہ تعالیٰ نے وہ قوت عطا فرمائی ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم کے اندر نہ کسی وقت کی قید نہ کسی جگہ کی قید نہ کوئی تعداد کی قید اگر آپ نورانی آداب کو اختیار کریں تو یقیناً نور علیٰ نور ہوں گے باوضو رہیں باطہارت معطر رہیں معنبر رہیں اللہ کے جلال وجمال کو مستحضر رکھیں اللہ کا نام لیرہے ہیں تو عظمتوں کے ساتھ لیں تو یقیناً اس کی برکات تو دوبالا ہوں گی کوئی معمولی بات تو ہے نہیں۔

صدیقین میں اینٹری (Entry)

روایتوں آتا ہے لکھتے ہیں حضرت طاوسؒ یا حضرت عطاء ہیں اگر کوئی شخص اللہ کے نام کی عظمت کا دھیان کرکے یہ سوچ کر کہ ایک جگہ کاغذ کا ٹکڑا پڑا ہوا ہے اور اس کے اوپر بسم اللہ لکھا ہوا ہے یا بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھا ہوا ہے یا اللہ کا کوئی اور نام لکھا ہوا ہے اور وہ اس دھیان سے اٹھالے کہ اسمیں میرے اللہ کا نام لکھا ہوا ہے اس کی بے عظمتی اور بے احترامی نہ ہو یہ سوچ کر اگر وہ کاغذ کا ٹکڑا اٹھائے وہاں سے اور اس کی تعظیم کرے اور اس کو وہاں سے اٹھالے تو لکھا ہے صاحبِ قلم نے اللہ پاک اس کا نام صدیقین میں شامل فرماتے ہیں بسم اللہ الرحمن الرحیم کے اس جملہ کو اور کاغذ کے اس پرزے کو اگر کوئی عظمتوں اور محبتوں کے ساتھ اٹھالے کہ میرے پروردگار کا نام نجاست کے ساتھ آلودہ نہ رہے تو اللہ پاک اس کے نام کی صدیقین میں اینٹری (entry) کرواتے ہیں کوئی تو بات ہے بسم اللہ الرحمن

الرحیم کے اندر، اور آپ جانتے ہیں کہ حضرت سلیمانؑ کو جو اقتدار ملاملکہ با القیس جو ان کے پاس آگئی اپنی مملکت کے ساتھ آگئی تحفوں اور تحائف کے ساتھ آگئی جب اس نے حضرت سلیمانؑ کا خط پڑھا کوئی معمولی عورت تو نہ تھی ایسی مملکت کی فرمانروا کے جس کے اندر حشم و خدم اور اس کے محبین اس کے مشیر انِ کار اور اس کے وزراا اور اسکے ماتحت بارہ ہزار افسر اور ہر افسر کے پیچھے ایک لاکھ کی فوج رکھنے والی عورت جب ھدھد نے حضرت سلیمانؑ کے اشارہ پر ایک خط پہنچایا ملکہ با القیس کے پاس جاکر اس کے سینہ پر ڈالدیا جب وہ نیند کی حالت میں تھی اسنے چونچ سے اشارہ کرکے اس کو اٹھایا جھٹ اس نے دیکھا کہ کوئی خط موجود ہے اور اس نے اس خط کو پڑھا اس میں لکھا تھا "إِنَّهُ مِنْ سُلَيْمَانَ وَإِنَّهُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ أَلا تَعْلُوا عَلَيَّ وَأْتُونِي مُسْلِمِينَ" اس میں لکھا تھا کہ زیادہ اکڑ پکڑ کرنے کی ضرورت نہیں اللہ کے نام کا واسطہ دیکر کہتا ہوں فوراً آؤ تابعِ فرمان ہو جاؤ چاہے تو جن رہے یا انسان رہے آنا ہے اور تابعِ فرمان ہونا ہے الا تعلوا علی میرے اوپر بڑھنے چڑھنے کی ضرورت نہیں ہے سیدھے آؤ واتونی مسلمین اور آنا بھی ایسا آنا ہے کہ بس فرمانبرداری کا آنا ہے لکھا ہے صاحبِ قلم نے کہ یہ در حقیقت بسم اللہ الرحمن الرحیم کی برکت ہے۔

استاذ صاحب نے پڑھایا کہ پڑھو بسم اللہ الرحمن الرحیم تو حضرتِ عیسیٰؑ نے فرمایا کہ بسم کی تشریح فرمائے سمجھائے میں چاہتا ہوں کے آپ مجھے بتادیں تو ان استاذ صاحب نے کہا کہ بیٹے مجھے تو معلوم نہیں ہیکہ بسم کی توضیحات کیا ہیں بسم اللہ تو جانتا ہوں بسم اللہ الرحمن الرحیم ہے لیکن بسم کی جو توضیحات تم چاہتے ہو وہ تو میرے پاس ہے نہیں تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں عرض کرتا ہوں بات یہ ہے کہ بسم کے اندر تین حرف ہیں ایک حرف "ب" ہے ایک "س" ہے ایک "م" ہے "ب" سے مراد ہے "بَھَا"، "بھا" کے معنیٰ قیمتی کے ہیں "دُرِبے بَھَا" جس طریقہ سے کہا جاتا ہے اور "س" سے مراد "سمو"، یعنی بلند کسی چیز کا مرتفع انتہائی اونچا اور عالی شان ہونا "سمو" اور "م" سے مراد ملک اور مَلِک کا ہونا مقتدر کا ہونا تو فرمایا کہ جو نام اتنا با عظمت ہو ساری بلندیوں کو لیا ہوا ہو ہر قیمتی چیز کو لاقیمت جوہر بنا

دیا ہو اور ایسا ہو کہ جو انتہائی بزرگ ہو اور اتنا عالی شان نام ہو کہ ساری چیزیں اس کے زیرِ اقتدار ہو بھلا بتائے کہ اس بسم کے پڑھنے سے برکت کیسے نہیں آئے گی۔

اللہ کے کسی بھی حرف کو ہٹا دینے کے بعد بھی اس کی معنویت پر کوئی اثر نہیں پڑتا

اللہ کے بارے میں بھی میں نے ایک سے دو مرتبہ آپ کے سامنے بتایا ہے یہ ایک ایسا بنیادی اور اہم لفظ ہے قرآنِ مجید کا اور اتنا عالی شان لفظ ہے امّتِ مسلمہ کا اور اسلام کا اہتمام کے ساتھ بیان کردہ لفظ ہے کہ بس اللہ تعالیٰ ذاتِ مبارک کی طرف نشاندہی کرنے والا ہے جس کو اسمِ ذات کہا جاتا ہے اتنا عالی شان ہے شائد کسی اور لفظ کے ساتھ اتنا امتیاز نہ ہو غالباًاس کے کسی بھی حرف کو ہٹا دینے کے بعد بھی اس کی معنویت پر کوئی اثر نہیں پڑتا اس کے مصداق میں کوئی خلل نہیں آتا اس کے مفہوم اور تشخص کے متعین ہونے میں کوئی رکاوٹ پیش نہیں آتی اتنا عجیب لفظ ہے یہ اللہ کا لفظ مثلاً اللہ کے لفظ میں سے الف کو ہٹایا گیا تو للہ باقی رہتا ہے اور للہ کا لفظ قرآنِ مجید میں بیسیوں مقامات پر آیا ہے اور للہ کے اندر سے اگر لام کو اگر آپ نکالیں لہٗ کا لفظ رہ جاتا ہے وہ بھی قرآنِ مجید میں دسیوں مقامات پر آیا ہے اور لہٗ میں سے پھر لام کو ہٹالیں تو "ہٗ" باقی رہتا ہے اور صوفیا اور اھل اللہ تو یہ مستقل عنوان ہے کہ یہ ہٗ کیا چیز ہے ھو اللہ الذی لا الاہ الا ھو بھی ہے ان لا تعبدو الا ایّاہ بھی ہے تو الف ہٹاؤ تو بھی معنٰی اور مفہوم بر قرار پھر لام ہٹاؤ تو بھی معنٰی اور مفہوم بر قرار پھر دوسرے لام کو ہٹا دو تو بھی مشخص اور متعین متعین صرف ایک لفظِ ھو بھی باقی ہے تب بھی اس کے معنٰی اور مفہوم می کسی طرح کا جھول اور خلل نہیں آتا وہ جامعیت ہے لفظِ اللہ میں۔

رحمٰن کا لفظ عام اور معنی خاص ہے

اب وہ اللہ کیسے ہیں وہ رحمن و رحیم ہیں رحمن اور رحیم کے مطالب بہت بیان کئے گئے ہیں لیکن ایک دو مطلب خصوصیت سے سمجھ لینے کے ہیں وہ یہ ہے کہ الرحمن کے اندر بھی رحم کا لفظ ہے اور الرحیم میں بھی رحم کا لفظ ہے اور دونوں صیغے مبالغہ کے ہیں لیکن رحمن اور رحیم میں بہت فرق ہے رحمن کا جو لفظ ہے یہ لفظ تو ہے خاص اور معنٰی ہیں

عام، خاص لفظ کا مطلب یہ ہے کہ رحمن کا لفظ ایسا ہے کہ اللہ کے علاوہ کسی اور شخص پر کسی اور ذات پر اس کا اطلاق نہیں ہو سکتا اللہ کے سوا کسی کو بھی رحمن نہیں کہا جا سکتا اگر کسی کا نام عبد الرحمن ہے تو عبد الرحمن بلانا واجب ہے صرف رحمن کہکر بلانا گناہ ہے مستقل گناہ ہے اسی لئے نام پورا لیکر بلائے عبد الرحمن عبدیت کو کیوں غائب کر دیا جاتا پتہ نہیں حالانکہ عبدیت تو بہت اونچا مقام ہے اگر کسی آدمی کا نام عبد اللہ رہے تو آپ بتائے کیا کہکر پکاریں گے عبد کو ہٹا کر بلاؤ کیا بلائیں گے اللہ میاں ادھر آؤ اس لئے جیسے عبد اللہ کا لفظ خاص ہے اور عبد کے لفظ کے ساتھ ہی اس کو بلایا جا سکتا ہے اسی طریقہ سے رحمن کا لفظ بھی اللہ کے ساتھ خاص ہے اس کو بھی عبد کے ساتھ ہی بلایا جا سکتا ہے رحمن نام کسی کا نہیں صرف اللہ کا نام رحمن ہے اسی لئے خود سرورِ کونین آقائے مدینہ گنبدِ خضریٰ کے مکیں جنابِ رسول اللہ ﷺ کے القاب ہیں امام الحرمین ہے صاحبِ قاب قوسین ہے جدّ الحسن والحسین ہے رحمۃ للعلمین ہے ساری شانیں موجود ہیں لیکن لفظِ رحمن آقائے دوجہاں کے ناموں میں بھی موجود نہیں ہے سرکار کو اس نام سے یاد نہیں کیا گیا اتنا عالی شان لفظ ہے رحمن یہ اتنا خاص ہیکہ اللہ کے سوا کسی پر بولا نہیں جاتا لیکن معنٰی اتنے عام ہیں محققین یہ کہتے ہیں کہ رحمن میں جو رحم ہے وہ رحم پروردگار کا کسی کو چھوڑتا نہیں آپ مسلمان ہیں لہٰذا مہربانی کروں آپ کافر ہیں لہٰذا نہ کروں ایسا نہیں مسلمان پر بھی مہربان کافر پر بھی مہربان مسلمان کو دو آنکھیں دی گئیں کافر کو بھی دو آنکھیں دی گئیں مسلمان کو بھی دو ہاتھ پاؤں دئے گئے اور کافر کو بھی دو ہاتھ پاؤں دئے گئے ان کو بھی جسم و جان اور بہت سارے ساز و سامان دئے گئے ان کو بھی دئے گئے ادھر بھی عنایت ادھر بھی عنایت بحث اس سے نہیں ہے کہ وہ کون ہے کیا ہے کہاں کا ہے کیسا ہے چیز چھوٹی ہے یا بڑی ہے انفسی ہے یا آفاقی ہے علوی ہے یا سفلی ہے انسی ہے یا جنّی ہے ہر چیز پر اللہ کا رحم کار فرما ہے اسی لئے اللہ نے اپنا نام رحمن رکھا ہے اور اس کا رحم بالکل عام ہے ہر ایک پر بلا استثنا ۔

رحیم کا لفظ عام مگر معنی خاص ہے

اور رحیم کا جو لفظ ہے اس کا لفظ ہے عام مگر معنٰی ہیں خاص عام ہونے کا مطلب کیا ہے وہ حضور اکرم ﷺ کا بھی نام ہے اور دیگر آدمیوں کے نام بھی اس پر رکھے جاسکتے ہیں جیسے کسی کو آپ نے عبد الرحیم کہدیا اگر آپ نے رحیم بھائی کہدیا یا رحیم صاحب کہدیا تو اس سے کوئی گناہ نہیں ہوتا ایسے بلاسکتے ہیں تو رحیم کسی کا نام رکھدیا جاسکتا ہے تو اس کے اندر عمومیت ایسی ہے کہ اس لفظ کا اطلاق ایک سے زائد افراد بولا جاسکتا ہے مراتب کا فرق اپنی اپنی جگہ پر برقرار رہے گا اللہ کے سوا دوسروں پر یہ لفظ بولا جاسکتا ہے لیکن معنٰی اتنے خاص ہیں کہ یہ جو رحم ہے رحیم کا یہ ہر ایک کے ساتھ خاص نہیں ہے کسے ساتھ ہے یہ اس شخص کے ساتھ ہے جو "لا الہ الااللہ محمد الرسول اللہ" پڑھنے والا ہے رحیم کا رحم اس شخص کے ساتھ ہے جس کے اوپر اللہ تعالٰی کی خصوصی عنایات ہوں جو قرآن کی تلاوت کرتا ہے جو اللہ کا ذکر کرتا ہے جو نمازیں پڑتا ہے جو دعا کرتا ہے جو ماں باپ کی فرمانبرداری کرتا ہے جو بچوں کی صحیح تعلیم و تربیت کرتا ہے اور جو حقوق العباد کو ادا کرتا ہے جو حقوق اللہ کو ادا کرتا ہے سارے احکامِ الٰہیہ کی تعمیل کرتا ہے اور اس کو بجالاتا ہے یہاں تک جب وہ اتنے اچھے ایمان اور اعمالِ صالحہ کے ساتھ قبر میں پہونچتا ہے تو رحیم اپنے خصوصی رحم کے ساتھ اس کے لئے راحت کا سامان پیدا کرتا ہے اور وہی پروردگار رحیم نے اپنے رحم کے ذریعہ سے کچھ عنایات کیں جس نے وحی بھی دی اور قرآن دیا نبی دئے پیغمبر دئے اور اصحابِ نبوت و هدایت دئے دنیا میں اللہ نے خصوصی شکلیں هدایت کی پیدا فرمایئں یہ سارے اعتبارات دین کے اور ایمان کے اور مقتضیاتِ ایمان کے تکمیلاتِ ایمان کے اوراحکامِ ایمان و قرآن کے جتنے ہیں یہ سب رحیم کے ساتھ وابستہ ہیں اسی لئے فرمایا گیا حدیثوں میں الرحمن رحمن الدنیا والرحیم رحیم الاٰخرہ اللہ تعالٰی رحمن ہے دنیا کے اعتبار سے اور رحیم ہے آخرت کے اعتبار سے اور آخرت میں رحم ان لوگوں پر کریں گے جو اصول اور آداب کی زندگی دنیا میں گزارے گا جب قبر میں جائے گا تب رحیم اپنا خصوصی رحم فرمائیگا جب حشر میں یہ انسان پہونچے گا تو وہ رحیم اپنا خصوصی رحم کرے گا اور جب کسی مسلمان کے لئے اللہ تعالٰی جنت کا فیصلہ کریں گے جب یہ جنت میں جائے گا تو جو خصوصی نعمتیں جو جنت میں ہیں وہ

تمام اصحابِ ایمان کے لئے ہیں صاحبِ ایمان اور صاحبِ اسلام لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ پڑھنے والا جو انسان ہے اس انسان کے لئے اللہ تعالیٰ نے جنت کی نعمتیں رکھی ہیں۔

اسی لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم بسم اللہ الرحمن الرحیم کا ورد کثرت سے رکھیں اس میں بڑی برکات ہیں اس کا بڑا فیضان ہے اور اس کے اندر بڑی عظمتیں ہیں اس میں بڑی گہرائیاں ہیں آدمی جتنا زیادہ اس میں غور کرتا جائے گا اشارات کی زبان میں ایک دومنٹ یہ کہتا چلوں ایک بزرگ ارشاد فرماتے ہیں کہ ب کا لفظ ایسا عجیب ہے جب تم اس کو ادا کرتے ہو تو دونوں ہونٹ مل جاتے ہیں الف میں وہ بات نہیں ب میں ہونٹ ملتے ہیں فرماتے ہیں کہ قرآن سب سے پہلا سبق بسم اللہ سے شروع ہوتا ہے وہ یہ ہیکہ آدمی خاموشی کا مزاج بنائے مگر عجیب بات یہ ہیکہ خاموشی کا مزاج آدمی کا نہیں لڑائی کا دنگے کا مشتی کا فساد کا مزاج بنا ہوا ہے آدمی اپنے منھ کو بند رکھنے کا حوصلہ بھی نہیں رکھ سکتا خاموشی اختیار کرنا وہ بھی ایک حکمتِ عملی کی بات ہے جتنے بڑے بڑے فتنے ہیں بہت سے فتنے وہ ہیں جو خاموشی سے حل ہوتے ہیں بہت سی مرتبہ ایسا بھی ہوتا ہے عربی کے اندر صرف و نحو میں یہ بات موجود ہے الباء ُللاَلثاق کہ ب جو ہے ملانے کے لئے آتا ہے قرآن کا پہلا سبق انسانوں کو ملانے کا تھا اور انسانیت سب سے زیادہ اس کوشش میں ہے کہ ہر ایک کو دوسرے سے لڑا دیا جائے پہلا ہی سبق بھول گئے ملانا ہی نہیں جانتے اتحاد ہی نہیں جانتے اتفاق ہی نہیں پہچانتے کہ کس طریقہ سے یکسوئی ہو یکجہتی ہو اتحاد ہو اتفاق ہو میل ملاپ ہو سوچو تو صحیح کے اللہ کا اس دنیا میں کیا کیا ہے انہیں قواعد کے اندر یہ بات بھی موجود ہے الباء لتمليک "باء" جو ہے ملکیت کو بتانے کے لئے آتی ہے۔

جب آپ دنیا کے اندر کسی چیز کو دیکھتے تو کہتے ہیں کہ صاحب یہ کس کی ملکیت ہے زمین کو دیکھ کر کہتے ہیں دکان کو دیکھ کر کہتے ہیں مکان کو دیکھ کر کہتے ہیں کہ اس مالک کون ہیں لیکن کبھی آپ یہ بھی سوچ لیتے کہ اللہ تعالیٰ کی ملکیت کیا کیا ہے اسی لئے اللہ نے فرمایا ساری چیزیں میری ہیں پہلے میرے نام کی مہر لگاؤ پھر اس کے بعد استعمال کر اجازت سے یہ ہے بسم اللہ اسلئے اللہ تعالیٰ کے نام کی مہر سب سے پہلے لگنی چاہئے بھائی تو اپنے نام کی، کوئی اپنے نام کی، اور کوئی اپنے

نام کی، پہلے تو بسم اللہ الرحمن الرحیم تو پڑھ لے اللہ تعالیٰ کی تملیک تو پہلے ثابت ہو جائے اس شعور کے ساتھ پڑھ کہ یہ ساری چیزیں اللہ کی ملکیت ہیں اللہ اس کے مالک ہیں اور کائنات کا ہر ذرّہ اس کا مملوک ہے کم از کم یہ شعور تو تازہ ہو جانا چاہیئے سب سے پہلے ملکیت کی مہر اللہ تعالیٰ کی لگ جائے اس کے بعد مجازاً چیزوں کا استعمال اس کے ساتھ وابستہ ہو تا ہے

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو بسم اللہ الرحمن الرحیم کے صحیح برکات سے استفادہ کی توفیق عطا فرمائے.

آمین والحمد للہ رب العالمین